

ایم این آر ای کے ذریعہ بون، جرمنی میں، 2022 تک '75 جی ڈبلیو کے حصول کے لئے جدت طرازی پر مبنی مالی اور منڈی ترقیات کے موضوع پر پینل تبادلہ خیالات کا اتمام

Posted On: 17 NOV 2017 5:32PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 17 نومبر 2017 ، بھارت نے مساوی ہمہ گیر ترقیات کی فراہمی کے لئے قابل احیا توانائی نشانوں کے حصول کا عہد کر رکھا ہے۔ نئی اور قابل احیاء توانائی (ایم این آر ای) کی وزارت، حکومت ہند، نے بھارتی صنعتوں کی کنفیڈریشن (سی آئی آئی) کے تعاون و اشتراک سے 16 نومبر 2017 کو بون، جرمنی میں پارٹیز کی کانفرنس میں بھارتی پولین میں ایک پینل تبادلہ خیالات کا اہتمام کیا۔ اس تبادلہ خیالات کا موضوع تھا "2022 تک 175 جی ڈبلیو قابل احیاء وسائل کے حصول کے لئے جدت طرازی کے حصول پر مبنی سرمایہ اور منڈی ترقیات"۔

پورے مضبوط ارادے اور شفافیت کے ساتھ اپنے ایجنڈے پر آگے بڑھنے کے بھارت کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے، ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی، حکومت ہند کی وزارت کے سکرٹری جناب سی کے مشرا نے کہا کہ ہم پوری قوت سے قابل احیاء توانائی صلاحیتوں کی ہمہ رسانی کے لئے متعین کردہ نصب العینوں کے حصول کے لئے کوشاں ہیں اور اپنی توانائی ضروریات کے مرکبات کو بدلتے رہے ہیں اور مساوی ہمہ گیر ترقیات کے حصول کے لئے آئندہ بھی ایسا کرتے رہیں گے۔

ایم این آر ای کے مشیر ڈاکٹر پی سی میتھانی نے حکومت کی جانب سے کی جانے والی دخل اندازی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ منڈی کی ضروریات کے لحاظ سے درپیش چنوتیوں کا سامنا کرنے کی غرض سے لگاتار بنیادوں پر پالیسیاں وضع کی جارہی ہیں۔ اس بات کی مثال پیش کرتے ہوئے کہ اب سوال وسائل کی دستیابی کا نہیں ہے، بلکہ اصل معاملہ سستے وسائل کی دستیابی کا ہے، جناب کے ایس پوپلی سی ایم ڈی انڈین رینیویبل انرجی ڈیولپمنٹ ایجنسی لمیٹڈ (آئی آر ای ڈی اے) نے کہا کہ منڈیاں بالغ النظر ہو گئی ہیں اور اس کا ایک اشارہ اس امر سے ملتا ہے کہ کس طریقے سے بانڈ پر مبنی منڈیاں آگے بڑھ رہی ہیں۔

دی انرجی اینڈ ریسورسز انسٹی ٹیوٹ (ٹی ای آر آئی) کے ڈی جی ڈاکٹر اجے ماتھر نے زور دیکر کہا کہ اسٹوریج ٹکنالوجی میں اعلیٰ تحقیق درکار ہے اور اس کے ذریعہ کمزور، قابل احیاء بجلی فراہمی کو تقویت فراہم کی جاسکتی ہے۔ اس بات کی فوری ضرورت ہے کہ ذخیرہ کی لاگت میں فوری طور پر کمی لائی جائے۔

قابل احیاء توانائی کے معاملے بھارت نے کافی لمبا سفر طے کیا ہے اور اس نے 2022 تک 175 جی ڈبلیو کے حصول کا الوالعظم نشانہ مقرر کر رکھا ہے۔ شمسی اور ہوائی توانائی کی قیمتیں 2013 میں 9 سے 12 فی یونٹ کے مقابلے میں ڈرامائی طور پر گھٹ کر 3 سے 4 فیصد کے ڈبلیو ایچ ہو گئیں جبکہ صلاحیتوں میں اضافہ ہوا ہے اور یہ صلاحیت 47.5 جی ڈبلیو تک پہنچ گئی ہے۔ پالیسی سازوں اور صنعت دونوں کو اب پورا یقین ہے کہ وہ ترقی کے اس راستے پر آگے بڑھ سکیں گے اور بجلی فراہم کرسکیں گے اور 2025 سے قبل 5 روپے فی یونٹ کی تخمینہ لاگت پر بجلی کا اسٹوریج ممکن ہوسکے گا۔

قابل احیا توانائی منڈیوں کے دائرہ امکان کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے ہیرو فیچرس انرجی کے مینجنگ ڈائریکٹر جناب راہل منجال نے کہا کہ صنعت میں غیر معمولی توسیع ہوئی ہے اور اب معیشت حیوانات کے نظام کے تحت تقریباً 10 ہزار فرمیں مصروف عمل ہیں۔ یہ مثبت تبدیلی کاروباری ماحول اور سرمایہ کاری میں سازگار ماحول کی وجہ سے عمل میں آئی ہے۔ ایسے ہی مماثل خیالات اور امید کا اظہار کرتے ہوئے سی ایل پی انڈیا کے ایم ڈی جناب راجیو رنجن مشرا نے کہا کہ قابل احیاء توانائی وسائل بھارت جیسی معیشتوں کے لئے زیادہ سے زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے جارہے ہیں اور ان کے توسط سے عوام کے بڑے طبقے تک بجلی بہم پہنچائی جانی ہے۔ ہندوستان پاور پروجیکٹس پرائیویٹ لمیٹڈ (ایچ پی پی ایل) کے چیئرمین جناب راتل پوری نے واجبی قیمتوں پر بجلی دستیاب کرانے کی ضروریات کو نمایاں کیا اور کہا کہ بھارت کی صنعت اس نصب العین کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔

پینل میں کے ایف ڈبلیو ڈیولپمنٹ بینک کے پرنسپل پروجیکٹ مینیجر، مسٹر فرینک ڈیٹرمن، انڈیا اسمارٹ گروڈ فورم کے جناب ریجی پٹی بھی دیگر افراد کے ساتھ شامل تھے۔

م ن - ن ا

U- 5785

